حدیث وسنت

حافظ محمد زبیر تیمی

چہرے کا پردہ، اَحادیث کی روشنی میں

اور

(بعض اہم اعتراضات کے جوابات)

ان روایت کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے بعض وہ روایت ہیں جو کہ صراحتاً ازواج مطہرات اور عام مسلمان عورتوں کے لیے چہرے کے پردے پر دلالت کر رہی ہیں اور بعض وہ ہیں جو کہ اشارتاً چہرے کے پردے پر دلالت کرتی ہیں۔ پہلے ہم ان روایت کو بیان کر رہے ہیں جو کہ اس مسئلے میں صریح ہیں۔

صراحتاً دلالت والی اَحادیث

① عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ (سنن ابی داود:۱۸۳۳)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے' وہ فرماتی ہیں کہ (حج کے دوران) قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حالتِ احرام میں ہوتی تھیں، پس جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنے جلباب اپنے سر سے اپنے چہرے پر لٹکا لیتی تھیں اور جب وہ قافلے آگے گزر جاتے تو ہم اپنے چہرے کو کھول دیتی تھیں۔''

اعتراض: بعض لوگوں نے اس حدیث کو ازواج مطہرات کے ساتھ خاص کیا ہے۔

جواب: اس حکم کو ازواجِ مطہرات کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں، کیونکہ حضرت عائشہؓ نے حدیث میں صرف اپنا طرزِ عمل بیان نہیں کیا، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفرِ حج کے دوران جتنی بھی خواتین ہوتی تھیں ان سب کے بارے میں بتلایا ہے کہ قافلوں کے قریب سے گزرنے پر وہ اپنے چہرے اپنی چادروں سے ڈھانپ لیتی تھیں۔ یہ حدیث عام ہے اور اس کی

www.KitaboSunnat.com

عمومیت کی تائید اگلی روایت سے بھی ہو رہی ہے۔

اعتراض: یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ علامہ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

جواب: ہم یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بارے میں علامہ البانی کے اقوال متناقض ہیں، علامہ نے اس حدیث کو ضعیف ابو داؤد (رقم:۱۸۳۳) میں 'ضعیف' کہا ہے جبکہ حجاب المرأۃ المسلمۃ (ص۳۲) اور مشکوۃ المصابیح (رقم:۲۶۹۰) میں اس کو 'صحیح' کہا ہے اسی طرح علامہ نے جلباب المرأۃ المسلمۃ (ص۱۰۸) میں اس کو 'حسن فی الشواھد' کہا ہے اور صحیح بات یہی ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، کیونکہ ایک حدیث' سند میں کسی راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے فی نفسہ ضعیف ہوتی ہے، لیکن اپنے جیسی بعض ہم معنی احادیث کی تائید کی صورت میں حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ چونکہ اس روایت کی تائید دیگر شواہد سے ہوتی ہے جیسا کہ علامہ البانیؒ نے لکھا ہے اس لیے یہ روایت حسن ہے۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی یزید بن ابی زیاد مختلف فیہ راوی ہے، جس کی وجہ سے بعض محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، لیکن اس راوی کا ضعیف ہونا ائمہ محدثین کے نزدیک اتفاقی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ امام مسلم نے بھی اس سے حدیث نقل کی ہے اور امام ذھبی نے اسے صدوق کہا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ علامہ البانیؒ نے اس روایت کو اس کے شواہد کی وجہ سے حسن کہا ہے اور یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔

② اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

«وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَۃُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ» (صحیح بخاری:۱۸۳۸)

''اور حالتِ احرام میں کوئی عورت نقاب نہ اوڑھے اور نہ ہی دستانے پہنے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"وھذا مما یدل علی أن النقاب والقفازین کانا معروفین فی النساء اللاتی لم یحرمن وذلك یقتضی ستر وجوھھن وأیدیھن "

www.KitaboSunnat.com

(مجموعة رسائل فی الحجاب والسفور' جماعة من العلماء،ص۸۰)

''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نقاب اور دستانے پہننا ان عورتوں میں معروف تھا جو کہ حالتِ احرام میں نہ ہوتی تھیں' اور یہ فعل اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ اپنے چہروں اور ہاتھوں کو ڈھانپیں۔''

جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں نقاب اور دستانے پہننے سے منع فرمایا۔گویا کہ جب عورتیں حالت احرام میں نہ ہوں تو اُس وقت وہ نقاب اور دستانے پہنیں گی۔

اعتراض: بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ پہلی اور دوسری روایت آپس میں متضاد ہیں ۔پہلی روایت میں حالت احرام میں چہرہ چھپانے کا ذکر ہے جبکہ دوسری روایت میں حالت احرام میں نقاب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

جواب: ہم یہ کہتے ہیں کہ حالت احرام میں عورت کو نقاب کرنے سے منع کیا گیا نہ کہ چہرہ چھپانے سے اور نقاب اس کپڑے کو کہتے ہیں جو کہ خاص طور پر چہرہ چھپانے کے لیے سلوایا گیا ہو۔دوسری حدیث میں عورت کو حالت احرام میں چہرہ چھپانے کے لیے سلا ہوا کپڑا استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے مثلا برقع وغیرہ، ہاں اگر عورت کسی ایسے کپڑے سے اپنا چہرہ حالت احرام میں چھپا لے کہ جو اس مقصد کے لیے نہ سلوایا گیا ہو تو جائز ہے چاہے یہ کپڑا اس کے چہرے سے بھی مس کر رہا ہو۔امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

”ولو غطت المرأة وجهها بشيء لا يمس الوجه جاز بالاتفاق وإن كان يمسه فالصحيح أنه يجوز أيضا ولا تكلف المرأة أن تجافى سترتها عن الوجه لا بعود ولا بيد ولا غير ذلك فإن النبى ﷺ سوى بين وجهها ويديها وكلاهما كبدن الرجل لا كرأسه و وأزواجه كن يسدلن على وجوههن من غير مراعاة المجافاة ولم ينقل أحد من أهل العلم عن النبى ﷺ أنه قال: احرام المرأة فى وجهها وإنما هذا قول بعض السلف لكن النبى ﷺ نهاها أن تنتقب أو تلبس القفازين كما نهى المحرم أن يلبس القميص والخف مع أنه يجوز له أن يستر يديه ورجليه باتفاق

www.KitaboSunnat.com

الأئمة و البرقع أقوى من النقاب فلهذا ينهى عنه باتفاقهم ولهذا كانت المحرمة لا تلبس مايصنع لستر الوجه كالبرقع ونحوه فانه كالنقاب“ ④

(فتاوی ابن تیمیہ:۲۶/۱۱۲-۱۱۳)

''اگر عورت حالت احرام میں اپنا چہرہ کسی ایسی چیز سے چھپا لے جو اس کے چہرے کو مس نہ کرے تو علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے اور اگر وہ ایسی چیز سے اپنا چہرہ چھپائے کہ جس اس کے چہرے کو مس کر رہی ہو تو صحیح قول یہ ہے یہ بھی جائز ہے عورت کو اس بات کا مکلّف نہیں بنایا جا سکتا کہ وہ چہرہ چھپانے والے کپڑے کو اپنے چہرے سے کسی لکڑی یا ہاتھ یا کسی اور چیز کے ذریعے دور رکھے، کیونکہ نبی ﷺ نے عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو برابر قرار دیا ہے اور ان دونوں کا حکم وہی ہے جو کہ مرد کے بدن کا حکم ہے اور ان دونوں کو مرد کے سر کے ساتھ تشبیہ دینا جائز نہیں ہے۔آپ کی بیویاں اپنے چہروں پر کپڑا لٹکا لیا کرتی تھیں اور اس بات کا لحاظ نہیں کرتی تھیں کہ وہ ان کے چہرے سے علیحدہ رہے اور نہ ہی اہل علم میں سے کسی نے آپ ؐ سے یہ نقل کیا ہے کہ'' عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے''۔یہ بعض سلف کا قول ہے۔البتہ آپ نے عورت کے نقاب اور دستانے پہننے سے منع کیا ہے جیسا کہ مرد کو قمیص اور موزے پہننے سے اور مرد کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں حالت احرام میں چھپا سکتا ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔برقع 'نقاب کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے اس لیے اس کی ممانعت پر علماء کا اتفاق ہے۔اس لیے حالت احرام میں عورت ایسا لباس نہیں پہنے گی جو کہ چہرہ چھپانے کے لیے ہی بنایا گیا ہو جیسا کہ برقع وغیرہ ہے جو کہ نقاب ہی کی ایک شکل ہے۔''

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں عورتیں حالت احرام کے بغیر بھی پردہ کرتی تھیں۔

صحابیات کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرے کے پردہ کا درجہ وجوب کا ہے، کیونکہ صحابیات کا اپنے چہرے کو چھپانا درحقیقت آیت حجاب، آیت زینت، آیت جلباب وغیرہ پر عمل تھا۔

③ حضرت عائشہؓ 'قصة الإفك' والی روایت میں حضرت صفوانؓ کے بارے میں بیان

www.KitaboSunnat.com

فرماتی ہیں کہ

"وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي" (صحیح بخاری:۴۱۴۱)

''اور انہوں نے مجھے حجاب (کے حکم کے نزول) سے پہلے دیکھا تھا' ان کے "اِنَّاللهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" کہنے کی وجہ سے میں بیدار ہوگئی، جبکہ انہوں نے مجھے پہچان لیا تھا، پس میں نے اپنا چہرہ اپنے جلباب سے ڈھانپ لیا۔''

یہ حدیث بھی عام ہے اس حدیث کو 'آية الجلباب' یعنی سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۹ کی روشنی میں سمجھا جائے تو اس حدیث کی عمومیت کھل کر واضح ہو جاتی ہے۔

④ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ:يَرْحَمُ اللهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ لَمَّا اَنْزَلَ اللهُ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ شَقَّقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا[6] (صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب وليضربن بخمرهن على جيوبهن)

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے پہل ہجرت کرنے والی مہاجر عورتوں پر رحم کرے! جب یہ آیت ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ نازل ہوئی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اُن کے دوپٹے بنا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا۔''

ابن حجرؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''(فاختمرن أي غطين) وجوههن یعنی حضرت عائشہؓ کے قول:فَاخْتَمَرْنَ کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا۔

اعتراض: بعض منکرین حجاب نے لغت عربی سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ لکھا ہے کہ ابن حجر کا یہ ترجمہ ان کی منفرد رائے ہے اور لغت عربی میں خمار کا لفظ چہرہ ڈھانپنے کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔

جواب: ہم ان منکرین حجاب کے جواب میں کہتے ہیں کہ خمار کا لفظ عربی زبان میں چہرہ ڈھانپنے کے لیے مستعمل ہے اور اس کے درج ذیل دلائل ہیں:

www.KitaboSunnat.com

❁ حضرت فاطمہ بنت منذرؒ بیان کرتی ہیں:

"کُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ وَنَحْنُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَکْرٍ الصِّدِّيْقِ" (موطا امام مالک، کتاب الحج، باب تخمير المحرم وجهه، رقم:۷۲۴)

''ہم اپنے چہروں کو خمار (چادر) سے ڈھانپتی تھیں اس حال میں کہ ہم حالتِ احرام میں ہوتیں اور حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ ہمارے ساتھ ہوتی تھیں''۔

❁ اسماعیل بن ابی خالد اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

"كنا ندخل على أُم المؤمنين يوم التروية فقلت لها يا أم المؤمنين هنا امرأة تأبى أن تغطى وجهها وهى محرمة فرفعت عائشة خمارها من صدرها فغطت به وجهها " (التلخيص الحبير:۲/۲۷۲)

''ہم ۸/ ذی الحجہ کو اُمّ المؤمنینؓ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو میں نے کہا اے اُمّ المؤمنین! یہاں ایک عورت ایسی ہے جو کہ حالت احرام میں اپنے چہرے کو چھپانے سے انکار کرتی ہے تو حضرت عائشہؓ نے اس کا خمار (چادر) اس کے سینے سے اٹھایا اور اس سے اس کا چہرہ ڈھانپ دیا۔''

وہ عورت حالت احرام میں چہرہ ڈھانپنے کو اللہ کے رسول ﷺ کے بعض فرامین کی وجہ سے ناجائز سمجھ رہی تھی، جبکہ حضرت عائشہؓ نے اس کا چہرہ ڈھانپ کر اسے یہ بتلایا کہ حالتِ احرام میں چہرہ ڈھانپا جاسکتا ہے۔

❁ خود علامہ البانیؒ نے بھی حجاب المرأة المسلمة میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ خمار چہرے کو ڈھانپنے کے لیے بھی بعض اَوقات استعمال ہوجاتا تھا۔ علامہ البانیؒ ایک شعر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

قل للمليحة فى الخمار المذهب
أفسدت نسك أخى التقى المذهب
نور الخمار ونور خدك تحته
عجبا لوجهك كيف لم يتلهب

فقد وصفها بأن خمارها كان على وجهها أيضاً

(حجاب المرأة المسلمة ص ۳۳)

www.KitaboSunnat.com

''تو ملیحہ سے جا کر کہہ دے کہ تو نے اپنے سنہری خمار (چادر) کی وجہ سے میرے درویش صفت بھائی کے تقویٰ اور مذہب کو خراب کر دیا ہے۔ خمار (چادر) کا نور اور پھر اُس کے نیچے تیرے رخساروں کا نور ہے۔ مجھے تیرے چہرے پر تعجب ہے کہ وہ (اتنے نور کے باوجود) ابھی تک شعلہ کیوں نہیں مار رہا! شاعر نے اپنی محبوبہ کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ اُس کا خمار اُس کے چہرے پر بھی تھا۔'' علامہ البانی کا کلام ختم ہوا۔

محل استشہاد نور الخمار ونور خدك تحته ہے۔

پس ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اور تابعین کی اپنی لغت میں 'خمار' کا لفظ چہرہ ڈھانپنے کے لیے استعمال کرتے تھے اب اس کے بعد کوئی اگر یہ مطالبہ کرے کہ مجھے لسان العرب، القاموس المحیط اور مقاییس اللغۃ جیسی لغت عربی کی کتب سے یہ نکال کر دکھاؤ کہ لفظ 'خمار' چہرہ ڈھانپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے تو اس کے بارے میں ہم یہی کہیں گے: ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾

④ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْعُقَیْسِ جَاءَ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَاَبَیْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ صَنَعْتُ فَأَمَرَنِیْ أَنْ آذَنَ لَهٗ (صحیح بخاری:۵۱۰۳)

''حضرت عائشہؓ اپنے رضاعی چچا اُفلح کے بارے میں بیان کرتی ہیں جو کہ ابوعقیس کے بھائی تھے' کہ انہوں نے مجھ سے حجاب کی آیات نازل ہونے کے بعد گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں نے آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں افلح کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دوں۔''

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کی تشریح میں بیان کرتے ہیں:

''وفيه وجوب احتجاب المرأة من الرجال الأجانب''

''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کا اجنبی مردوں سے پردہ کرنا واجب ہے''۔

حضرت عائشہؓ کا پہلے یہی خیال تھا کہ اپنے رضاعی چچا سے بھی پردہ ہے، اس لیے انہوں نے اپنے رضاعی چچا کو اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ

www.KitaboSunnat.com

کے بتانے پر کہ رضاعی چچا سے عورت کا پردہ نہیں ہے' آپؓ نے اپنے چچا کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔

مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَح اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا :«لَا تَحْتَجِبِىْ مِنْهُ» "(صحیح مسلم:۱۴۴۵)

''حضرت عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا افلح نے ان کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو حضرت عائشہؓ نے ان سے پردہ کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اس معاملے کی خبر دی تو آپؐ نے فرمایا: ''اس سے پردہ نہ کرو۔''

⑤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلَنِىَ اللّٰهُ فِدَاءَ كَ قَالَ: «عَلَيْكَ الْمَرْاَةَ» فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَتَاهَا فَاَلْقَاهُ عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ:«آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ (صحیح بخاری:۳۰۸۵)

''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ہم عسفان سے واپسی کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جبکہ آپؐ اونٹنی پر سوار تھے اور آپؐ کے پیچھے حضرت صفیہؓ تھیں۔ اچانک اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور اللہ کے رسول ﷺ حضرت صفیہؓ سمیت نیچے گر گئے۔ حضرت ابوطلحہؓ فوراً آپؐ کی خدمت میں پہنچے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ مجھے آپؐ پر فدا کرے! آپؐ نے فرمایا: ''عورت کی خبر لو''۔ حضرت ابوطلحہؓ نے کپڑا اپنے منہ پر ڈالا اور حضرت صفیہؓ کے پاس آئے' پھر اپنا کپڑا اُن پر ڈال دیا اور آپؐ اور حضرت صفیہؓ کی سواری کو درست کیا تو وہ دونوں سوار ہو گئے۔ اس کے بعد ہم آپؐ کے آس پاس رہے، جب ہم مدینہ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: «آيِبُوْنَ' تَائِبُوْنَ' عَابِدُوْنَ' لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ» اور مدینہ میں داخل ہونے کے

www.KitaboSunnat.com

وقت تک آپؐ برابر یہی دعا پڑھتے رہے۔''

ایک اور روایت میں الفاظ ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو جب اپنے ساتھ سوار کیا تھا تو ان کے چہرے پر ایک چادر ڈال دی تھی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''وَسَتَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَمَلَهَا وَرَاءَهُ وَجَعَلَ رِدَاءَهُ عَلٰى ظَهْرِهَا وَوَجْهِهَا'' (اخرجہ ابن سعد بحوالہ حجاب المرأة المسلمة، ص ۴۹، ۵۰)

''اور اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت صفیہؓ کو ڈھانپا اور انہیں اپنے پیچھے (اونٹ پر) سوار کیا اور اپنی چادر حضرت صفیہ کی کمر اور چہرے پر ڈال دی۔''

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن حضرت صفیہؓ کے ساتھ قیام فرمایا تو مسلمانوں میں اختلاف ہو گیا کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کے ساتھ نکاح کیا ہے یا ان کو لونڈی بنا کر رکھا ہے' تو بعض صحابہ کرامؓ کہنے لگے:

''اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ'' (صحیح بخاری:۴۲۱۳)

''اگر آپؐ نے ان سے پردہ کروایا تو وہ اُمّہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر آپؐ نے ان سے پردہ نہ کروایا تو وہ آپؐ کی لونڈی ہوں گی۔ پس جب آپؐ نے وہاں سے کوچ کیا تو حضرت صفیہؓ کو پیچھے بٹھا لیا اور پردہ کھینچ دیا۔''

یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپؐ کے زمانے میں حرائر (آزاد عورتوں) کے لیے پردہ تھا' جبکہ لونڈیوں کے لیے پردہ نہ تھا۔

⑥ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ اور مکہ کے درمیان مقام جعرانہ پر پڑاؤ ڈالا اور آپؐ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی تھے۔ آپؐ نے ایک پیالے میں پانی منگوا کر اس سے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں کلی بھی کی۔ پھر آپؐ نے ہم دونوں سے کہا کہ اس پانی کو پی لو' اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوشخبری حاصل کرو' تو ہم نے ایسے ہی کیا۔

فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً (صحیح بخاری:۴۳۲۸)

www.KitaboSunnat.com

''تو حضرت اُمّ سلمہؓ نے پردے کے پیچھے سے کہا کہ اپنی ماں کے لیے بھی کچھ پانی چھوڑ دینا تو انہوں نے اس میں سے کچھ پانی ان کے لیے چھوڑ دیا۔''

یہ حدیث بھی عام ہے اور اس کی عمومیت کی دلیل اگلی حدیث ہے۔

۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ فَقَالَ: «مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَأَةٍ» قَالَتْ: بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ: «لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ» (سنن ابی داود:۱۳۷)

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف اشارہ کیا اس حال میں کہ اس عورت کے ہاتھ میں ایک خط تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا اور فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے'' تو اس عورت نے کہا کہ میں عورت ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اگر تو عورت ہے تو اپنے ناخنوں کو مہندی لگا کر تبدیل کرو (تاکہ مرد اور عورت میں فرق ہو سکے)۔''

اس حدیث میں عورت کا پردے کے پیچھے سے آپؐ کو خط دینا یہ واضح کر رہا ہے کہ عورتیں آپؐ کے زمانے میں جب آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو پردے میں ہوتی تھیں۔ یہ حدیث اس بات کی بھی دلیل ہے کہ عورت کے لیے اپنے ہاتھ اور اس کی زینت مثلاً مہندی وغیرہ کا اظہار اجنبی افراد کے سامنے جائز ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں آپ کے زمانے میں اجنبی افراد سے پردہ کرتی تھیں، لیکن اب سوال یہ ہے کہ یہ پردہ واجب تھا یا سنت؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ پردہ واجب تھا۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کے واجب ہونے کی دلیل کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابیات کا یہ پردہ کرنا قرآنی آیات و احکام حجاب پر عمل تھا اور قرآنی آیات و احکام حجاب سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے چہرے کا پردہ واجب ہے۔

اِشارتاً دلالت والی اَحادیث

اب ہم چندان روایت کا تذکرہ کریں گے جو کہ چہرے کے پردے پر اشارتاً دلالت کرتی ہیں:

www.KitaboSunnat.com

⑧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَالَتْ أُمُّ سَلْمَةَ : فَكَيْفَ يَصْنَعْنَ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ؟ قَالَ:«يُرْخِيْنَ شِبْرًا» فَقَالَتْ:اِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ: «فَيُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ» (سنن ترمذی:۱۷۳۱)

''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی اپنے کپڑے کو تکبر کے باعث کھینچے (یعنی لٹکائے) گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ کرم نہ کرے گا'' تو حضرت اُم سلمہؓ نے سوال کیا :عورتیں اپنے پلو کا کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: ''اسے ایک بالشت لٹکا لیں''۔حضرت اُم سلمہؓ نے عرض کی: تب تو ان کے پاؤں ننگے رہ جائیں گے۔آپؐ نے فرمایا:''تو وہ ایک ہاتھ لٹکا لیں' لیکن اس سے زیادہ نہ لٹکائیں۔''

یہ حدیث واضح طور پر بیان کر رہی ہے کہ عورت کے لیے اپنے قدم یعنی پاؤں کا ڈھانپنا واجب ہے۔تو جب پاؤں کا ڈھانپنا واجب ہے تو چہرے کا ڈھانپنا بالا ولیٰ واجب ہے، کیونکہ چہرے کو کھلا رکھنے میں پاؤں کی نسبت زیادہ فتنے کا اندیشہ ہے۔

⑨ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:«اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: «اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ» (صحیح بخاری:۵۲۳۲)

''حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں پر داخل ہونے سے بچو (یعنی مردوں کا عورتوں کی محفلوں میں جانا ممنوع ہے)'' تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کا شوہر کے قریبی رشتہ داروں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا:''شوہر کے قریبی رشتہ دار تو موت ہیں۔''

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو عورتوں سے معاملہ کرتے وقت اُن کے سامنے آنے سے منع فرمایا۔یعنی اگر کوئی معاملہ کرنا ہے تو آیت قرآنی ﴿فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ کے مصداق پردے کے پیچھے سے ہونا چاہیے۔علاوہ ازیں یہ حدیث اختلاطِ مرد وزن کی ممانعت کی بھی واضح دلیل ہے۔

www.KitaboSunnat.com

⑩ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ» (سنن ترمذی:۱۱۷۳)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت تو چھپانے کی چیز ہے۔ جب یہ (گھر سے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔''

اس حدیث میں عورت کو 'عورة' کہا گیا ہے' یعنی چھپانے کی شے۔ اس سے مراد ہے کہ عورت کا سارا جسم 'عورة' ہے جس کو چھپانا چاہیے، اس سے مستثنیٰ وہی ہے جس کو قرآن نے 'إلا ما ظهر منها' کے الفاظ میں بیان کر دیا ہے یعنی جن کے چھپانے میں مشقت ہو اور وہ عورت کے ہاتھ، کپڑے، آنکھیں اور ان کی زینت وغیرہ ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے گھر سے باہر نکلنے کو اسلام پسند نہیں کرتا، اس سے ملتی جلتی بعض روایات میں الفاظ ہیں:

"إن المرأة عورة فإذا خرجت استشرفها الشيطان وأقرب ما تكون من وجه ربها و هي في قعر بيتها"(عارضة الأحوذي شرح سنن ترمذی: ج۳ص۹۲)

''عورت تو چھپانے کی چیز ہے۔ جب یہ (گھر سے) باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اور عورت اپنے رب کی رضا سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جبکہ وہ اپنے گھر میں ہی گوشہ نشین ہو جائے۔''

ابن العربي نے 'عارضة الأحوذي :۹۲/۳' میں، ابن القطان نے 'أحکام النظر: ۱۳۷' میں جبکہ علامہ البانی نے 'صحيح الترغيب:۳۴۶' میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو 'حسن غریب' کہا ہے۔ ابن حزم نے 'المحلی :۲۰۱/۴' میں اسے قابل احتجاج کہا ہے۔

⑪ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ

أَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ امْرَأَةً اَخْطُبُهَا فَقَالَ: «اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا» فَأَتَيتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَطَبْتُهَا اِلٰی اَبَوَيْهَا وَاَخْبَرْتُهُمَا بِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ فَكَاَنَّهُمَا كَرِهَا ذٰلِكَ، قَالَ فَسَمِعَتْ ذٰلِكَ الْمَرْأَةُ وَهِیَ فِیْ خِدْرِهَا فَقَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَمَرَكَ اَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرْ وَاِلَّا

www.KitaboSunnat.com

فَانْشُدُكَ كَانَّهَا اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا» (سنن ابن ماجہ:۱۸۶۶)

''میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپؐ کے سامنے ایک عورت کا تذکرہ کیا جس سے میں منگنی کرنا چاہتا تھا تو آپؐ نے فرمایا: ''جا کر پہلے اس کو (ایک نظر) دیکھ لو، یہ بات تمہارے مابین محبت کا باعث ہو گی۔'' میں انصار کی ایک عورت کے پاس آیا تو میں نے اس کے والدین سے نکاح کی بات کی اور انہیں اللہ کے رسول ﷺ کے قول کے بارے میں بتایا۔ والدین نے لڑکی کے دیکھنے کو ناپسند کیا۔ حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ اس عورت نے میری بات سن لی اور وہ پردے میں کھڑی تھی۔ اس لڑکی نے کہا کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم دیکھ لو، اور اگر ایسا نہیں ہے تو میں اللہ کی قسم کھاتی ہوں کہ ایسا نہ کرنا۔ گویا اس عورت نے اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کو بڑا جانا۔ حضرت مغیرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو دیکھا اور پھر بعد میں اس سے نکاح کر لیا۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورتیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حجاب کرتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب ایک مرد ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجتا تھا تو اس کے باوجود بھی دیکھ نہ سکتا تھا۔

اس روایت کو امام ترمذی نے 'سنن الترمذي :۱۰۸۷' میں جبکہ امام بغوی نے 'شرح السنة :۱۴/۵'' میں 'حسن' کہا ہے۔ ابن القطان نے اس روایت کو 'أحكام النظر :۳۸۷' میں 'ابن الملقن نے 'البدر المنير :۷/۵۰۳' میں جبکہ علامہ البانی نے 'صحیح ابن ماجہ :۱۵۲۴' میں اسے صحیح کہا ہے۔

ابن فارس نے مقاييس اللغة میں لفظ خدر کے چار بنیادی معنوں کا تذکرہ کیا ہے: اندھیرا، پردہ، دیر لگانا اور ٹھہرانا۔ ہم نے اس حدیث کے ترجمے میں خدر کا ترجمہ 'پردہ' کیا ہے۔ ہمارا یہ ترجمہ لغت کے ساتھ ساتھ حدیث سے بھی ثابت ہے۔ علامہ سندی نے ابن ماجہ کی شرح میں خدرھا کا ترجمہ سترھا کیا ہے، کیونکہ بعض احادیث میں یہ لفظ 'پردے' کے معنی میں استعمال ہوا ہے مثلاً ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

”مر بامرأة وهى فى خدرها معها صبي فقالت ألهذا حج قال نعم ولك أجر “

''اللہ کے رسول ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو کہ پردہ بھی تھا اور اس کے ساتھ

www.KitaboSunnat.com

ایک بچہ بھی تھا تو اس نے سوال کیا، کیا اس کے لیے بھی حج ہے تو آپ نے فرمایا ہاں' اور تیرے لیے اس کا اجر ہے۔''

⑫ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَجَعَلْتُ اَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهَا فِيْ نَخْلٍ لَهَا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا» (سنن ابن ماجہ: ۱۸۶۴)

''حضرت محمد بن مسلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا اور میں اس کو چوری چھپے دیکھنے کی کوشش کرنے لگ گیا' حتیٰ کہ ایک دن وہ عورت اپنے باغ میں گئی تو میں نے (موقع پا کر) اس کو دیکھ لیا تو مجھ سے لوگوں نے کہا: آپ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہیں؟ تو میں نے کہا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے ''جب کسی مرد کا کسی عورت سے شادی کا ارادہ ہو تو اس کی طرف دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ کہ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا اس بات کی دلیل ہیں کہ اگر کسی عورت سے نکاح کی خواہش ہو تو اس کو دیکھنے کی رخصت ہے، اس کے علاوہ نہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ کا تکلف کر کے اس عورت کو دیکھنے کی کوشش کرنا اور اس کے باوجود نہ دیکھ پانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ عورتیں اس زمانے میں حجاب کرتی تھیں۔ اسی طرح اگر وہ عورت بھی حجاب نہ کرتی ہوتی تو حضرت محمد بن مسلمہؓ کو چوری چھپے تکلف کر کے اس خاتون کو دیکھنے کی کیا ضرورت تھی؟

اعتراض: بعض ناقدین نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں ایک راوی 'حجاج بن ارطاۃ' ضعیف ہے جس کی وجہ سے یہ حدیث قابل حجت نہیں ہے۔

جواب:

ہم یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو علامہ البانی نے (إرواء الغليل: ۱۷۹۱) میں اور (صحیح ابو داؤد: ۲۰۸۲) میں 'حسن' کہا ہے۔

علاوہ ازیں یہ حدیث سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح' باب فی الرجل ينظر إلى المرأة میں بھی ایک دوسری سند کے ساتھ موجود ہے اور اس کی اس سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی نہیں

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس حدیث کو اس سند کے ساتھ علامہ البانی نے 'صحیح ابن ماجہ:۱۵۲۲' میں 'صحیح' کہا ہے۔

⑬ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَأَةٌ يَارَسُوْلَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا» (صحیح بخاری:۳۵۱)

''حضرت اُمّ عطیہؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی اور پردہ نشین عورتوں کو عیدین کے دن نکالیں، وہ مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں حاضر ہوں، اور حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اس کو اپنی چادر میں شریک کرے۔''

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں بغیر چادر باہر نکلنے کا کوئی تصور بھی نہ تھا۔ چادر کے لیے اس حدیث میں 'جلباب' کا ذکر آیا ہے۔ جلباب وہ چادر ہے جو کہ آپؐ کے زمانے میں ازواجِ مطہرات اور مؤمن عورتیں گھر میں بھی اور گھر کے باہر بھی استعمال کرتی تھیں۔گھر میں یہ چادر نماز وغیرہ کے لیے استعمال ہوتی تھی اس لیے عورتیں اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ جسم کو ڈھانپتی تھیں، لیکن گھر سے باہر نکلتے وقت اُمہات المؤمنین اور عام مؤمن عورتیں اسی چادر سے اپنے جسم کے علاوہ اپنے چہرے کو بھی چھپا لیتی تھیں جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی بخاری کی روایت «فخمرت وجهي بجلبابي» سے ظاہر ہے۔

***

اِعتذار

ماہنامہ 'محدث' جون ۲۰۱۰ء، ص ۴۶ پر مضمون 'وجودِ باری تعالیٰ؛ سائنس کی نظر میں' کے مصنف ڈاکٹر کریسی موریسن کا تعارف غلطی سے (پروفیسر كلية الدراسات الإسلامية، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) شائع کر دیا گیا جب کہ موصوف کا تعارف یوں پڑھا جائے: (سابق صدر نیویارک اکیڈمی آف سائنس، امریکہ) قارئین تصحیح فرما لیں!

www.KitaboSunnat.com